ISSN:3007-3324 (P) Tashkeel-e-Jadeed Volume:2, Issue:1 July to December, 2024
ISSN-3007-3316 (E) Email: tashkeele.jadeed@aiou.edu.pk

☆ڈاکٹر گل احمد

اقبالیات کی گم شدہ کڑی

The Missing link of Iqbaliat

Abstract

New antiquities in Iqbal Studies are unveiled from time to time. This article also contains two antiquities. These antiquities consist of correspondence between Dr. Rahim Bakhsh Shaheen and Dr. Barfield. In this article, the text and text of these letters are explained. Moreover, necessary footnotes have been added for explanation, which will prove to be a new addition to the subject of Iqbal Studies.Dr. Rahim Bakhsh Shaheen is a well-known Iqbal scholar, while Dr. Barfield is the grandson of Allama Iqbal's teacher, Sir Thomas Arnold. Iqbal's relationship with the Arnold family was very devoted and he corresponded with them. This article discusses the nature of this relationship and Iqbalati unveils new additions to literature.

Keywords: antiquities, correspondence, Dr.Rahim Bakhsh Shaheen, Almond family, Footnotes

اقوام وملل کی حیات میں فکر ودانش کے نئے سر چشمے جاری کرنے اور بصیرت وبصارت کا نور بکھیرنے والی شخصیات پروردگار کی خاص عنایات ہوتی ہیں۔پروردگار کا یہ احسانِ عظیم ہے کہ ملتِ اسلامیہ جب بھی فکری انحطاط کا شکار ہوئی؛تو ملتِ اسلامیہ کی رہبری اور رہنمائی کے لیے کئی ایسی شخصیات کا تحفہ عنایت کیا جنھوں نے فکری کسمپرسی میں عصرِ حاضر کے مسائل سے نبرد آزما ہونے اور اور حیات کی نئی تعبیر کے لیے نیا فلسفہ حیات پیش کرکے قوم وملت کو اس فکری پس ماندگی سے باہر نکالا اور افکارِ تازہ سے قافلہ حجاز کو پھر تازہ سامان کیا۔انھی شخصیات میں علامہ اقبال بھی شامل ہے جو فکر ودانش کی دولت سے مالامال تھے اور جن کی حنابندی فطرت نے خود کی تھی بہ قولِ اقبال:

مری مشاطگی کی کیا ضرورت حسنِ معنی کو
کہ فطرت خود بخود کرتی ہے لالے کی حنابندی(۱)

علامہ اقبال کی فکر ودانش اور بصیرت وبصارت کی وسعت اور ثروت بندی کے باعث ایک الگ مضمون "اقبالیات" کی صورت اختیار کرلی ہے۔یہ مضمون ماہرین اقبالیات کی تحقیق و جستجو اورل؛وازمے کی جمع آوری کے باعث دن بدن وسعت آشنا ہوتا جارہا ہے۔یہی وجہ ہے کہ وقتاً فوقتاً نوادرات اقبال کی نقاب کشائی ہوتی رہتی ہے۔اس سلسلے میں یورپ میں موجود کئی اہم نوادراتِ اقبال کی نقاب کشائی کا سہرا ڈاکٹر سعید درانی کے سر جاتا ہے

☆ سبجیکٹ اسپیشلسٹ، گورنمنٹ ہائر اسکینڈری اسکول نمبر ا، صید پور روڈ ،راول پنڈی Gulahmad110@gmail.com

ہے۔علامہ اقبال کی فکر و دانش اور بصیرت وبصارت کی وسعت اور ثروت بندی کے باعث ایک الگ مضمون "اقبالیات "کی صورت اختیار کرلی ہے۔یہ مضمون ماہرین اقبالیات کی تحقیق وجستجو اورل؛واز مے کی جمع آوری کے باعث دن بدن وسعت آشنا ہوتا جارہاہے۔یہی وجہ ہے کہ وقتاًفوقتاً نوادرات اقبال کی نقاب کشائی ہوتی رہتی ہے۔اس سلسلے میں یورپ میں موجود کئی اہم نوادراتِ اقبال کی نقاب کشائی کا سہرا ڈاکٹر سعید درانی کے سر جاتا ہے جنھوں نے دن رات کی تحقیق وجستجو سے اقبالیات کے کئی گوشے بے نقاب کرکے اقبالیات کو ثروت مند بنایا۔علامہ اقبال کی جرمن زبان کی استاد ایماویگے ناست کے نام علامہ اقبال کے مکتوبات ہوں یا سر تھامس آلنلڈ کے خانوادے کے نام اقبال کے خطوط اور یادداشتیں؛ان کی دریافت ان کا سب سے اہم کارنامہ ہے۔یورپ میں اپنے قیام کے دوران ڈاکٹر سعید درانی نے سر تھامس آرنلڈ (۲) کے خانوادے سے رابطہ کیا تو اس وقت آرنلڈ کے نواسے اور نینسی مے آلنلڈ (۳) کے بیٹے ڈاکٹر لارنس بارفیلڈ حیات تھے۔ڈاکٹر سعید درانی اس ملاقات کا احوال بتاتے ہوئے لکھتے ہیں؛

> "ڈاکٹر بارفیلڈ نے مجھے یہ بھی بتایا کہ ان کا خیال تھا کہ علامہ اقبال کا ایک اور خط بھی ان کے کاغذات میں تھا لیکن باوجود تلاش کے وہ اس زمانے میں انھیں نہ مل سکا۔بڑے لطف کی بات ہے کہ یہ دیباچہ لکھنے سے تین چار ہفتے پیش تر،انھوں نے مجھے اطلاع دی کہ اسلام آباد سے ایک صاحب کا(یعنی جناب رحیم بخش شاہین کا،جو معروف محقق اقبال ہیں)خط انھیں موصول ہوا ہے کہ ان کے دوست ڈاکٹر وحید احمد(پروفیسر، قائداعظم یونی ورسٹی،اسلام آباد)نے علامہ اقبال کا ایک خط انھیں دیا ہے۔جس کی اشاعت کی شاہین صاحب اجازت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔بارفیلڈ صاحب فرمانے لگے کہ یہی وہ خط ہے جس کی انھیں ایک عرصے سے تلاش تھی اور انھیں علم نہیں تھا یا وہ بھول چکے تھے کہ یہ تاحال ڈاکٹر وحید صاحب کی تحویل میں تھا؛جنھیں انھوں نے یہ مکتوب چند سال پہلے عاریتاً دیا تھا۔بہرحال انھیں بڑی خوشی ہوئی کہ یہ خط محفوظ ہے اور تلف نہیں ہوا۔"(۴)

زیر نظر مقالہ انھی دو شخصیات؛ڈاکٹر رحیم بخش شاہین اور ڈاکٹر لارنس بارفیلڈ کی باہمی مراسلت کی نقاب کشائی کرتا ہے جس کا ذکر درج بالا اقتباس میں ڈاکٹر سعید درانی نے کیا ہے۔اس مقالے میں پہلا خط ڈاکٹر رحیم بخش شاہین کا ہے جو انھوں نے 12 مئی 1984 کو ڈاکٹر لارنس بارفیلڈ کو لکھا تھا جس میں ڈاکٹر رحیم بخش شاہین نے علامہ محمد اقبال کا مس نینسی آرنلڈ کے نام خط محررہ 11 جنوری۔1911 بھی لف کیا تھا اور ان سے ان کی والدی نینسی آرنلڈ،نانی اور نانا کی بابت استفسار کیا اور ان کے سوانحی خاکے کی بابت کچھ معلومات دینے کی استدعا کی۔جب کہ دوسرا خط مذکورہ خط کے جواب میں ڈاکٹر لارنس بارفیلڈ 8۔اگست 1984ء کو لکھا۔ذیل میں دونوں شخصیات کی علمی زندگی کی جامع تصویر کشی کی گئی ہے اور دونوں خطوط کے متن اور متن کی تشریح وتوضیح کے لیے ضروری حواشی وتعلیقات بھی دیے گئے ہیں۔

ڈاکٹر رحیم بخش شاہین اقبال کے نامور محقق اور سکالر تھے۔انھوں نے اقبالیات کے میدان میں معیاری تحقیقی کام کیا ہے۔انھوں نے اپنی ملازمت کا آغاز محکمہ ہائر ایجوکیشن ،پنجاب سے بہ طور لیکچرار اردو کیا۔انھیں اقبالیات میں شروع سے ہی دل چسپی تھی؛اس لیے انھوں نے اسی شعبے میں تحقیق کا آغاز کیا۔اقبالیات کے شعبے میں ان کی دل چسپی کو مدنظر رکھتے ہوئے علامہ اقبال اوپن یونی ورسٹی نے ان کی خدمات مستعار حاصل کیں۔انھوں نے علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد کے شعبہ اردو اور شعبہ اقبالیات میں مختلف عہدوں پر خدمات سرانجام دیں۔وہ شعبہ اقبالیات کے صدر نشین

بھی رہے۔ ان کے پی ایچ ڈی مقالے کا عنوان "مکاتیب اقبال کا تنقیدی جائزہ"۔ تھا۔ ان کی دیگر اہم کتابوں میں: اوراق گم گشتہ، نقوش قائد، اقبال کے معاشی نظریات، ارمغان اقبال اور "اقبال کی یادداشتیں" شامل ہیں۔ اس کے علاوہ انھوں نے اقبالیات پر کئی تحقیقی مضامین لکھے جو مختلف تحقیقی جرائد میں شامل ہوئے۔

ڈاکٹر لارنس بار فیلڈ، ماہر آثار قدیمہ اور تاریخ دان، 11-جون 1935 کو بکنگھم شائر کے علاقے اسٹوک پوگس Stoke Poges میں پیدا ہوئے۔ آپ Nancy May Arnold کے بیٹے کے تھے اور علامہ اقبال کے استاد تھامس آرنلڈ کے نواسے تھے۔ انھوں نے کیمبرج، Ljubljana اور Pavia کی یونی ورسٹیوں سے اپنی تعلیم مکمل کی۔ تعلیم کے حصول کے بعد انھوں نے یونی ورسٹی آف بون اور(۵) Rheinischeslandes کے عجائب گھر میں تحقیقی کام کیا۔ 1966ء میں یونی ورسٹی آف برمنگھم میں بہ طور ریڈر اپنا عہدہ سنبھالا اور 2000ء تک اسی یونی ورسٹی سے وابستہ رہے اور اسی یونی ورسٹی سے سبکدوش ہوئے۔ آثارِ قدیمہ سے ان کی آشنائی کی شروعات تب ہوئی جب یہ مرچنٹ ٹیلرز کے اسکول میں تھے۔ اس سکول کے کھیل کے میدان میں واقع Manor of the More (۶)، Cardinal Wolsey's palace کی کھدائی کے لیے ان کو پروفیسر مارٹن بڈل(۷)، آکسفورڈ یونی ورسٹی کی معاونت کے لیے چنا گیا اور اس کے عوض ان کو سکول میں کھیلوں میں لازمی شرکت کے قانون سے مستثنیٰ کر دیا گیا۔ 1955 میں آپ قبل از تاریخ آثارِ قدیمہ میں مہارت حاصل کرنے اور بشریات anthropology کے لیے Magdalene College، کیمبرج میں داخل ہوئے۔ گریجویشن کرنے کے بعد آپ نے شمالی اٹلی اور بلقان کے (۸) Neolithic دور پر پی ایچ ڈی کے لیے تحقیقی کام شروع کیا۔ برٹش کونسل کے تبادلے کے طالب علم کے طور پر آپ نے Ljubljana یونی ورسٹی میں پورا ایک سال گزارا اور اس دوران آپ نے پورے یوگوسلاویہ اور شمالی اٹلی کا سفر کیا۔ اس کے بعد انھوں نے اپنی پوری توجہ اسی منصوبے پر مرکوز رکھی۔ جب آپ، یونی ورسٹی آف پاویہ کے طالب علم تھے تو یونی ورسٹی آف بون کے شعبے(۹) Vor-und Frhgeschichte میں آپ کو اسسٹنٹ کے عہدے کی پیش کش ہوئی۔ یہ وہ دور تھا جب انھوں نے ویرونا کے قریب(۱۰) Rocca di Rivoli کے مقام پر اہم نیولیتھک دور کی کھدائی کا آغاز کیا۔ آپ بون میں ساڑھے تین سال رہے اور پھر لینڈس میوزیم چلے گئے۔ جہاں انھوں نے کانسی کے دور سے رومن دور تک کئی کھدائیاں کیں۔ 1966ء میں پی ایچ ڈی کرنے کے لیے کیمبرج واپس آئے اور آپ کو برمنگھم یونی ورسٹی میں لیکچرار بنا دیا گیا۔

ڈاکٹر لارنس بار فیلڈ شمالی اطالوی ما قبل تاریخ کے سب سے زیادہ بااثر ماہر آثارِ قدیمہ تھے۔ اگرچہ ان کی پیشہ وارانہ مہارت کا میدانِ خاص نیولیتھک اور تانبے کا دور تھا لیکن اس کے علاوہ ان کی دل چسپیوں کا دائرہ وسیع تھا۔ جس میں چلی کا صحرا اٹاکاما(۱۱) کے پیلیو انڈین پتھر کے اوزار، جرمنی میں ڈرائیٹ وچ(۱۲) اور ورتھ شائر میں رومن نمک کی صنعت شامل تھی۔ اٹلی میں کھدائی اور اشاعت کے اپنے کاموں کے ساتھ ساتھ، وہ انگریزی قبل از تاریخ میں بھی سرگرم تھے۔ خاص طور پر مغربی مڈلینڈز کے جلے ہوئے پتھروں کے ٹیلوں کی تشریح میں بھی ان کی خاص دل چسپی تھی۔ انھوں نے تجویز کیا کہ یہ قبل از تاریخ کے سونے کا عہد بھی ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ انھوں نے نیشنل سروس کے ساتھ مل کر پہلی صدی قبل مسیح کے ایک شہر(۱۳)ر Ezion-geber کی کھدائی میں بھی حصہ لیا۔ علاوہ ازیں لیبیا کے صحرا اور خلیج عقبہ میں بھی قدیمی تاریخ کی کھوج میں مصروف رہے۔ اس منصوبے کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر بار فیلڈ نے شمالی اطالوی کی قبل از تاریخ میں کئی نئے انکشافات کیے۔ ویرونا والی کھدائی میں انھوں نے نیولیتھک دور کے لیے ایک نئی تاریخ کا تعین کیا۔ انھوں (۱۴) Fimon اور(۱۵) Molino Castrato پر کھدائی کی اور ثابت کیا کہ نیولیتھک دور اور کانسی کے دور کے درمیان تین ہزار

سال کا فاصلہ ہے۔ Riparo Valtenesi(۱۶) کے مقام پر انھوں نے تانبے کے دور کا ایک قبرستان کھوج نکالا جہاں پتھر سے ڈھکی کئی قبریں موجود تھیں۔ 1971ء میں ان کا ایک شان دار تحقیقی کارنامہ اشاعت پذیر ہوا جس کا نام "شمالی اٹلی روم سے پہلے"، ہڈسن کی قدیم عوام اور مقامات کی سیریز، جس نے شمالی اطالوی قبل از تاریخ کو پہلی بار نئے سرے سے متعین کیا۔ ان کا یہ کام بے مثال ہے اور آج بھی طلبہ اور اسکالرز اس سے استفادہ کرتے ہیں۔ ان کے دیگر شراکتی تصنیفی کاموں میں شمالی اٹلی کی قبل از تاریخ میں اعلیٰ درجے کی چقماق کو بہ طور ایک اہم ذریعہ تحقیق تسلیم کرانا ہے۔ اس کے علاوہ برفانی انسان بھی ان کی تحقیق کا اہم موضوع ہے۔ ان کا تحقیقی کام تین زبانوں میں اشاعت پذیر ہوا ہے۔ ان کی تمام کتب کے کئی ایڈیشن شائع ہوئے ہیں جن میں سے چند اہم کتب یہ ہیں Beakers in Britain and Europe,.Roman Droitwich: Dodder hill,.Excavations at White moor Hayes Quarry;The excavations on the Rocca di Rivoli; Burnt mounds and hot stone technology;Excavations in the Riparo Valtenesi;.

آپ 2-جولائی 2009 کو 74 سال کی عمر میں میسوتھیلیوما کی وجہ سے انتقال کر گئے۔(۱۷)

خطوط کے متن درج ذیل ہیں؛

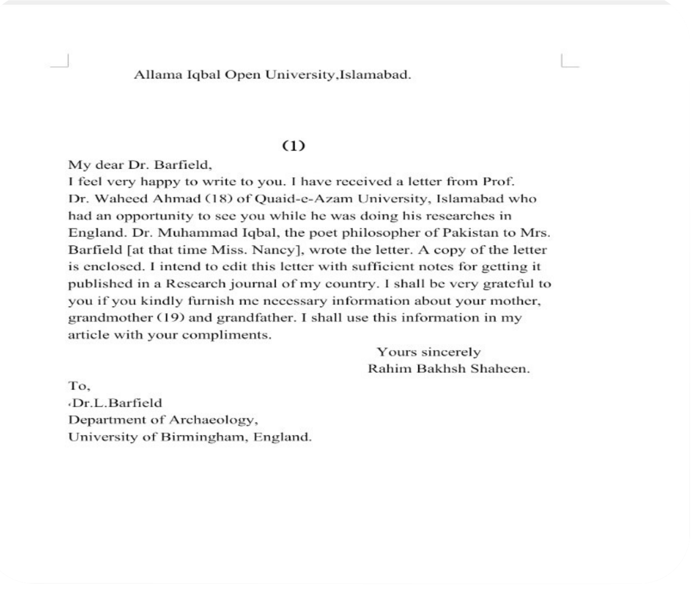
Allama Iqbal Open University,Islamabad.

(1)

My dear Dr. Barfield,
I feel very happy to write to you. I have received a letter from Prof. Dr. Waheed Ahmad (18) of Quaid-e-Azam University, Islamabad who had an opportunity to see you while he was doing his researches in England. Dr. Muhammad Iqbal, the poet philosopher of Pakistan to Mrs. Barfield [at that time Miss. Nancy], wrote the letter. A copy of the letter is enclosed. I intend to edit this letter with sufficient notes for getting it published in a Research journal of my country. I shall be very grateful to you if you kindly furnish me necessary information about your mother, grandmother (19) and grandfather. I shall use this information in my article with your compliments.

Yours sincerely
Rahim Bakhsh Shaheen.

To,
Dr.L.Barfield
Department of Archaeology,
University of Birmingham, England.

(2)

Rahim Bakhsh Shaheen,

Dept. Iqbaliyat,

Allama Iqbal Open University, Islamabad

Dear Shaheen,

Thank you for your letter of 12thMay. I apologize for not replying sooner. I am pleased to hear of your interest in my family's relationship with Iqbal and I was interested to know that You have one of the letters that I loaned Dr. Waheed Ahmad some years ago.

I would like to know more precisely what information you require about my mother and her family. I really know little more about my grandfather himself than is published in his obituary [Proceedings of British Academy c.1931] (20).He died before I was born. My colleague here at Birmingham University, Dr Said Durrani (21) [Physics Dept.], has written an article on Sir Thomas's relationship with Iqbal which I understand will be published shortly (22). I will let you know when this happens.

I am of course anxious to have the letter returned to me as soon as it is possible as the loan is somewhat overdue. (23)

Yours sincerely,

L.H.Barfield.

ڈاکٹر رحیم بخش شاہین کا خط بہ نام ڈاکٹر لارنس بار فیلڈ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Tel: 854246
Grams: " OPENVARSITY "

Allama Iqbal Open University, Islamabad

No.
Dated 12th May 1987

My dear Dr. Barfield

I feel very happy to write to you. I have received a letter from Prof. Dr. Waheed Ahmed of Quaid-e Azam University, Islamabad who had an apportunity to see you while he was doing his researches in England. The letter was written by Dr. Muhammad Iqbal, the poet Philosopher of Pakistan to Mrs. Barfield (at that time Miss.Nancy). A copy of the letter is enclosed. I intend to edit this letter with sufficient notes for getting it published in a Research journal of my country. I shall be very grateful to you if you kindly furnish me necessary information about your Mother, Grand Mother and Grand Father. I shall use this information in my article with your compliments.

Yours sincerely,

(RAHIM BAKHSH SHAHEEN)
RAHIM BAKHSH SHAHEEN
ISLAMABAD

Dr. L. Barfield
Department of Archaelogy
University of Brimingham
England

ڈاکٹر لارنس بار فیلڈ کا خط بہ نام ڈاکٹر رحیم بخش شاہین

The University of Birmingham

DEPARTMENT OF ANCIENT HISTORY AND ARCHAEOLOGY
The University of Birmingham, P.O. Box 363, Birmingham B15 2TT
Telephone 021-472 1301

8. 8. 1984

Rahim Bakhsh Shaheen
Department of Iqbaliyat
Allama Iqbal Open University
ISLAMABAD

Dear Dr Shaheen

Thank you for your letter of 12th May. I apologize for not replying sooner. I am pleased to hear of your interest in my family's relationship with Iqbal and I was interested to know that you have one of the letters that I loaned Dr Waheed Ahmad some years ago.

I would like to know more precisely what information you require about my mother and her family. I really know little more about my grand-father himself than is published in his obituary (Proceedings of the British Academy c. 1931). He died before I was born. My colleague here at Birmingham University, Dr Said Durrani (Physics Dept.), has written an article on Sir Thomas' relationship with Iqbal which I understand will be published shortly. I will let you know when this happens.

I am of course anxious to have the letter returned to me as soon as it is possible as the loan is now somewhat overdue.

Yours sincerely

Lawrence Barfield

L.H.Barfield

ISSN:3007-3324 (P) Tashkeel-e-Jadeed Volume:2, Issue:1 July to December, 2024
ISSN-3007-3316 (E) Email: tashkeele.jadeed@aiou.edu.pk

علامہ محمد اقبال کا خط بہ نام نینسی آرنلڈ

1

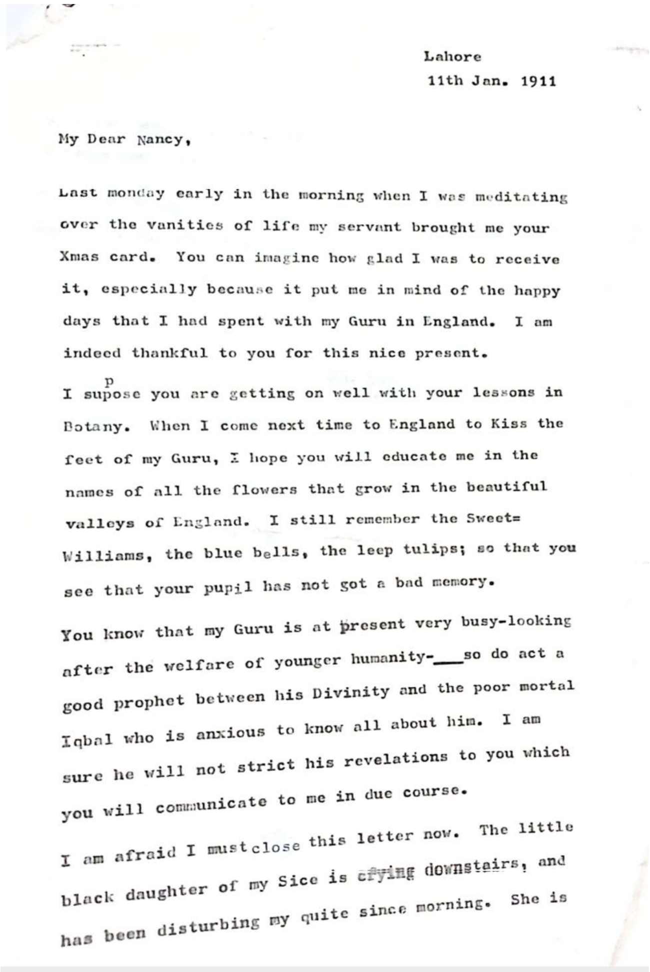

Lahore
11th Jan. 1911

My Dear Nancy,

Last monday early in the morning when I was meditating over the vanities of life my servant brought me your Xmas card. You can imagine how glad I was to receive it, especially because it put me in mind of the happy days that I had spent with my Guru in England. I am indeed thankful to you for this nice present.

p
I supose you are getting on well with your lessons in Botany. When I come next time to England to Kiss the feet of my Guru, I hope you will educate me in the names of all the flowers that grow in the beautiful valleys of England. I still remember the Sweet= Williams, the blue bells, the leep tulips; so that you see that your pupil has not got a bad memory.

You know that my Guru is at present very busy-looking after the welfare of younger humanity-___so do act a good prophet between his Divinity and the poor mortal Iqbal who is anxious to know all about him. I am sure he will not strict his revelations to you which you will communicate to me in due course.

I am afraid I must close this letter now. The little black daughter of my Sice is crying downstairs, and has been disturbing my quite since morning. She is

2

-2-

a perfect nuisance, but I have to tolerate her, because her father is a very dutiful servant.

Please do remember me to Father, Mother, Auntee and Marcas if you ever write to him.

Yours affictionately

Md. Iqbal

Miss Nancy Arnold
24 Launceton Place
Kensington Gate,
(England) London W.

ISSN:3007-3324 (P) Tashkeel-e-Jadeed Volume:2, Issue:1 July to December, 2024
ISSN-3007-3316 (E) Email: tashkeele.jadeed@aiou.edu.pk

حوالے/حواشی

1۔اقبال، کلیاتِ اقبال اردو، اسلام آباد: نیشنل بک فاونڈیشن، طبع اول، 1999ء، ص:354

2۔ سر تھامس واکر آرنلڈ (19 اپریل 1864-9 جون 1930) ڈیون پورٹ میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے اپنی ابتدائی تعلیم سٹی آف لندن اسکول میں حاصل کی۔ جہاں انھوں نے سنسکرت زبان میں مہارت حاصل کی۔ 1883ء میں انھوں نے کیمبرج کالج میں داخلہ لیا؛ جہاں مسٹر رابرٹسن سمتھ اور مسٹر کوول ان کے استاد تھے۔ اس کالج میں انھوں نے اطالوی، ڈچ، ہسپانوی، روسی اور پرتگالی زبانیں سیکھیں۔ 1886ء میں انھوں نے ٹرپوس کا امتحان پاس کیا اور 1917ء میں وہ اسی کالج کے اعزازی فیلو منتخب ہوئے۔ اس کے بعد یہ ہندوستان چلے گئے اور ایم اے او کالج، علی گڑھ میں تدریس کا پیشہ اختیار کیا؛ جہاں وہ 1898ء تک رہے۔ اس عرصے میں انھوں نے اپنی پہلی کتاب: "اسلام کی تبلیغ" شائع کی۔ اسی سال انھوں نے انڈین ایجوکیشن سروس میں شمولیت اختیار کی اور گورنمنٹ کالج، لاہور میں فلسفے کے پروفیسر بن گئے؛ جہاں سے ایک فلسفی نے اقبال کو جنم دیا۔ اس کے علاوہ آپ اورینٹل فیکلٹی کے ڈین بھی رہے۔ اس کالج میں ان کا دور یکم فروری 1898ء سے 29 فروری 1904ء تک ہے۔ ان کی دوسری کتاب "المعتزلہ" یہاں سے شائع ہوئی۔ 1904ء میں وہ برطانیہ چلے گئے؛ جہاں انھوں نے انڈیا آفس لائبریری، لندن میں ڈپٹی لائبریرین کے طور پر کام شروع کیا۔ 1909ء میں پروفیسر لارل مورلے نے برطانیہ میں زیرِ تعلیم ہندوستانی طلبہ کی مدد کے لیے ایک تنظیم بنائی۔ آرنلڈ کو تنظیم کا مشیر تعلیم مقرر کیا گیا جو گیارہ سال تک اس عہدے پر فائز رہے۔ انھوں نے برطانیہ میں انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا آف اسلام کے انگریزی ایڈیٹر کے طور پر بھی کام کیا۔ یہ انسائیکلوپیڈیا ہالینڈ سے چھپا تھا۔ وہ اسی انسائیکلوپیڈیا کے اسلامی سیکشن کے ایڈیٹر بھی تھے۔ اسی دوران وہ برٹش اکیڈمی کے فیلو منتخب ہوئے۔ 1912ء میں انھیں کمپینین آف دی آرڈر آف دی انڈین ایمپائر کے اعزاز سے نوازا گیا۔ ان کی چند اہم کتابیں یہ ہیں: اسلام میں مصوری، خلافت، اسلامی عقائد، اسلامی کتاب، ظفر نامہ میں بہزاد اور اس کی مصوری۔

3۔Nancy May Arnold : 28۔ نومبر 1896 کو برصغیر میں پیدا ہوئیں؛ انھوں نے کیمبرج سے اپنی تعلیم مکمل کی۔ تعلیم کے حصول کے بعد انھوں نے انجینئر رابرٹ ہیری بار فیلڈ (1895ء۔1977ء) کے ساتھ شادی کی۔ جن سے ان کے چار بچے ہیں۔ ڈاکٹر لارنس ایچ بار فیلڈ ان میں سے ایک ہیں۔

4۔ڈاکٹر سعید اختر درانی، اقبال یورپ میں، نئی دہلی: انجمن ترقی ہند، 2004ء، ص:27

5۔ یہ جرمن عجائب گھر آثارِ قدیمہ پر مشتمل ہے جس میں قبل از تاریخ سے لے کر رومن دور تک اور قرون وسطیٰ سے لے کر باروک دور تک کے آثار موجود ہیں۔ اس کے علاوہ جرمنی کے قدیم ترین شہر آگسٹا کی باقیات بھی اس میں محفوظ ہیں۔

6۔The More: اسے Manor of the More بھی کہا جاتا ہے۔ یہ سولہویں صدی کا ایک محل تھا جو انگلینڈ کے علاقے رک مینس ورتھ، ہرٹ فورڈ شائر میں واقع تھا۔ کیتھرین آف آراگون کی ہنری ہشتم سے جب شادی منسوخ ہوئی تھی تو اس نے اسی محل کو اپنا مسکن بنایا۔ اب اس کے کچھ آثار باقی ہیں۔ یہ محل ہنری ہشتم کے وزیر اعلیٰ تھامس وولسی (مارچ 1473ء۔ نومبر 1530ء) کی ملکیت تھا۔ اب اس کے صرف معمولی آثار باقی ہیں۔

(Cameron, T.W. The Early Life of Thomas Wolsey, Oxford University Press, 20

Feb 2023, P: 461)

7۔مارٹن بڈل(پیدائش 4جون 1937)ایک برطانوی ماہر آثار قدیمہ اور ماہر تعلیم ہیں۔وہ ہرٹ فورڈ کالج، آکسفورڈ کے ایمریٹس فیلو ہیں۔ان کا کام برطانیہ میں قرون وسطیٰ اور بعد از قرون وسطی کے آثار قدیمہ کی ترقی کے موضوعات پر تھا۔

(Prof. Martin Biddle, Who's Who 2020. Oxford University Press. 1 December 2019)

8۔نیو لیتھک دور : انسانی زندگی کے ارتقا کو ماہرینِ آثار قدیمہ نے ارتقائی لحاظ سے مختلف ادوار میں تقسیم کیا ہے۔اس ارتقائی سفر کا ایک اہم دور نیو لیتھک دور یا "نیا پتھر "کا زمانہ کہلاتا ہے۔اس عہد کی شروعات پتھر دور کے آخری زمانے سے شروع ہوتی ہیں۔اس دور میں انسان نے زراعت کی ترقی اور پالش شدہ پتھر کے اوزاروں کا استعمال سیکھ لیا تھا اور مستزد کہ انسانی بستیوں کا آغاز بھی اسی دور سے شروع ہوتا ہے۔مٹی کے برتنوں کو بنانے میں جدت کا آغاز اور تجارت کا آغاز بھی اسی عہد کا مرہون منت ہے۔-بالفاظِ دیگر جدید تہذیب کی بنیاد اسی دور میں رکھی گئی۔

(یحییٰ امجد، تاریخ پاکستان؛قدیم دور،لاہور:سنگ میل پبلی کیشنز،1989ء، ص؛140)

9۔Vor-und Frhgeschichte: یہ جرمن زبان کی اصطلاح جس کے معنی "قبل از اور ابتدائی تاریخ "کے ہیں۔

10۔Rocca di Revoli:ریولی کا قلعہ اٹلی کے صوبے ویرونا کے جنوب میں دریائے ایڈیج کے قریب واقع ہے۔اس مقام پر کئی مرتبہ کھدائی کی گئی تاکہ اس کی عمر کا اندازہ لگایا جاسکے۔پہلی کھدائی 1974ء میں کی گئی جس میں یہ ثابت ہوا کہ یہ جگہ نیو لیتھک دور اور کانسی دور دونوں کے زمانوں کے ثبوت رکھتی ہے۔1961ء میں ڈاکٹر لارنس بار فیلڈ نے کھدائیوں سے ملنے والے آثارِ قدیمہ کا دوبارہ تحقیقی جائزہ لیا اور 1963ء میں اس جگہ کی دوبارہ کھدائی کی اور نئے شواہد اکٹھے کیے جن سے یہ ثابت ہوا کہ اس کا تعلق وسطی نیولیتھ دور اور کانسی کے دور سے ہے۔1978ء سے 1981ء کے درمیان پروفیسر ہڈسن نے مزید کھدائی کی جس سے یہ ثابت ہوا کہ یہ جگہ تین ادوار کو محیط ہے۔جس میں قرون وسطیٰ کا دور جو چھٹی صدی سے ساتویں صدی کو محیط ہے؛دوسرا دور بارہویں صدی سے چودھویں صدی تک پھیلا ہوا ہے؛جب کہ تیسرا دور کا آغاز پندرہویں صدی سے ہوتا ہے۔

11۔صحرائے اٹاکاما چلی کے شمال میں جنوبی امریکہ کے بحرالکاہل کے ساحل پر واقع صحرا ہے جو سطح مرتفع کی خصوصیات رکھتا ہے۔اس کا کل رقبہ 41000-مربع میل ہے۔

12۔ڈرائیٹ وچ:انگلینڈ کے شمالی وورسٹر شائر کے ضلع وائی چاون میں واقع ایک قصبہ ہے یہ برمنگھم کے جنوب مغرب میں 22 میل اور وورسٹر کے شمال مشرق میں سات میل کے فاصلے پر واقع ہے۔

13۔ایزیون گیبر: خلیج عقبہ کے شمالی سرے پر واقع ایک قدیم شہر ہے جس کے مشرق میں ادو، کی پہاڑیاں اور مغرب میں پال کی پہاڑیاں واقع ہیں۔اس کا تذکرہ بائبل میں بھی ملتا ہے۔اس شہر کی مختلف ادوار میں کھدائی کی گئی۔1934ء میں کھدائی کے دوران یہ نظریہ قائم کیا گیا کہ یہاں تانبے کی ریفائنری تھی مگر بعد کی تحقیقات میں یہ نظریہ رد کر دیا گیا۔اس شہر کی کھدائی میں ڈاکٹر لارنس بار فیلڈ نے بھی حصہ لیا اور نئے انکشافات کیے۔

ISSN:3007-3324 (P) Tashkeel-e-Jadeed Volume:2, Issue:1 July to December, 2024
ISSN-3007-3316 (E) Email: tashkeele.jadeed@aiou.edu.pk

14۔ فیمون جھیل اٹلی کے صوبےبسھو ۱۰ کی حدود میں واقع ہے۔یہ۔68 کلومیٹر کے رقبے پر محیط ہے۔ محققین کے مطابق اس کی عمر35000-سال ہے۔اس جھیل کے کنارے انسانی آثارِ قدیمہ دریافت ہوئے ہیں جن کا تعلق دو مختلف ادوار سے بتایا جاتا ہے۔بعض آثارِ قدیمہ کا تعلق پتھر کے دور سے ہے جب کہ بعض کا تعلق تانبے کے دور سے ہے۔

(Lawrence.H.Barfield, Copper Age Pottery from the Riparo Valtenesi Manerba Del Garda, Preistoria Alpina, And Volume: 35, 1999.P:56)

15۔مولینو کاساروٹو؛مونٹی کوو ولو میں واقع ایک آثارِ قدیمہ کی جگہ ہے جو اٹلی کے صوبے بریشیا میں واقع ہے۔یہاں کھدائی کے دوران آٹھ ہزار سال قبل مسیح کے دور کی اشیا،ملی ہیں جن میں چقماق اور مٹی کے برتن شامل ہیں۔اس کے علاوہ ایک قدیم قبرستان بھی دریافت ہوا ہے جس میں انسانی باقیات اور آخری رسومات کی ادائیگی کی اشیا بھی شامل ہیں۔

16۔یہ علاقہ اٹلی میں جھیل گارڈا کے جنوب مغربی ساحل کے ساتھ پھیلا ہوا ہے۔یہ جگہ آثارِ قدیمہ کے لحاظ سے سب سے اہم جگہ ہے۔اس جگہ ست میسو لیتھک دور،نیو لیتھک دور،کانسی کے دو اور لوہے کے دور کے آثار ملے ہیں۔اسی جگہ کے ایک مقام پر Riparo Valteneiپر ایک قدیم دور کا قبرستان بھی دریافت ہوا ہے جس کا سہرا ڈاکٹر بار فیلڈ کے سر جاتا ہے۔

17۔ https://www.thetimes.co.uk/article/lawrence-barfield-archaeologist-and-historian--xsf2w7q5w3b۔

18۔ڈاکٹر وحید احمد نے برطانیہ سے اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔واپسی پر وہ قائداعظم یونی ورسٹی میں تاریخ کے پروفیسر کے طور پر کام کرتے رہے۔اس کے بعد انھوں نے قائداعظم اکیڈمی، کراچی کے ڈائریکٹر جنرل کے طور پر خدمات انجام دیں۔ان کے مطالعے کا بنیادی مرکز قائداعظم اور تحریک پاکستان رہا۔ان کی چند اہم کتابوں کی تفصیل یہ ہے:سندھ سٹوری،ٹوڈ ٹو انڈین فریڈم،جناح ارون مراسلت،میاں فضل حسین ڈائری اور نوٹس۔

19۔Celia May Hickson : نینسی مے آنلڈ کی والدہ اور ڈاکٹر لارنس بار فیلڈ کی نانی کا نام سیلیا مے ہکسن تھا جن کی تاریخ پیدائش یکم مئی 1852ء ہے۔یہ جارج ہکسن کی بیٹی تھیں اور ان کی والدہ کا نام ایلن سیلیا ہکسن تھا۔یہ تھیوڈور بیک Theodore Beck کی بھانجی تھیں۔1892ء میں ان کی شادی تھامس آرنلڈ سے ہوئی۔ان کا انتقال 79 سال کی عمر میں 1931ء میں ہوا۔

20۔برٹش اکیڈمی کی کارروائی ہیومینٹیز اور سوشل سائنسز کے مضامین پر علمی جلدوں کا ایک سلسلہ ہے۔پہلی جلد 1905ء میں شائع ہوئی۔1991ء تک اس کی جلدیں زیادہ تر اکیڈمی دیے گئے لیکچرز اور میں پڑھے جانے والے مقالوں کے متن پر مشتمل ہوتے تھے۔اس کے علاوہ برٹش اکیڈمی کے فیلوز کی یادداشتوں یا "یادداشتوں" پر مشتمل تھیں۔1992ء سے پروسیڈنگز کا غذات کے موضوعاتی جلدوں کے اضافے کے ذریعے ایک بے قاعدہ سلسلہ بن گیا۔عام طور پر اکیڈمی میں منعقد ہونے والی تعلیمی کانفرنسوں سے اخذ کیا جاتا ہے۔2011-2012ء کے بعد لیکچرز کے متن کی اشاعت کو برٹش اکیڈمی کے نئے آن لائن اوپن رسائی جرنل میں منتقل کر دیا گیا اور یادداشتوں کے نوٹس کی اشاعت کو برٹش اکیڈمی سیریز کے فیلوز کی ایک الگ سوانحی یادداشتوں میں منتقل کر دیا گیا۔اس لیے برٹش اکیڈمی سیریز کی کارروائی اب مضامین کی جلدوں کی اشاعت پر مرکوز ہے۔

21۔ معروف سائنس دان، ماہر آثار قدیمہ اور ماہر اقبالیات ڈاکٹر سعید اختر درانی 8۔ دسمبر 1929ء کو فیصل آباد میں پیدا ہوئے۔ ڈاکٹر درانی 1987ء سے 2015ء تک اقبال اکادمی، انگلینڈ کے صدر نشین رہے۔ انھوں نے اقبال پر متعدد بین الاقوامی کانفرنسیں منعقد کیں؛ جن میں خاص طور پر ان کی ثقافتی اور مابعد الطبیعاتی خدمات کو اجاگر کیا گیا۔ انھوں نے خود کو علامہ اقبال کی زندگی پر خاص طور پر یورپ میں ایک سرکردہ اتھارٹی کے طور پر بھی قائم کیا تھا۔ ڈاکٹر درانی، علامہ اقبال کی زندگی پر دو کتابوں "اقبال یورپ میں" اور "نوادر اقبال یورپ میں" کے مصنف ہیں۔ ان دونوں کتابوں میں انھوں نے علامہ اقبال کی زندگی کے بہت سے ایسے گوشوں بے نقاب کیے جو پہلے بالکل نامعلوم تھے۔ نومبر 1990ء میں ڈاکٹر درانی نے بہ حیثیت سربراہ اقبال اکیڈمی، یو کے ، معروف پاکستانی مصور گل جی سے علامہ اقبال کا ایک نیا پورٹریٹ تیار کروایا اور نومبر 1993ء میں گریٹ ہال، ٹرینٹی کالج، انگلینڈ میں ایک شان دار اور تاریخی تقریب کا انعقاد کیا اور نیوٹن، ٹینی سن اور ردفورڈ جیسے عظیم لوگوں کی گیلری میں نصب کروایا۔ انگلینڈ میں علامہ اقبال کی قیام گاہ کو کھوجنے میں ان کی کاوشیں قابل قدر ہیں۔ انھوں نے اس قیام گاہ کو تلاش کیا اور 1978ء میں حکومتِ پاکستان کی جانب سے وہاں یادگاری تختی نصب کی۔ 1987ء میں انھوں نے علامہ اقبال کی مثنوی "اسرارِ خودی" کے پروفیسر نکلسن کے انگریزی کے ترجمے کی پہلی اشاعت تلاش کی جس پر علامہ اقبال نے خود ترامیم کی تھیں۔ اس نسخے میں اقبال نے اپنے ہاتھ سے بہت وسیع تر تصحیحات اور ترامیم کی تھیں جو تنقیدی نوعیت کی حامل ہیں۔ ڈاکٹر درانی نے 19-20 جون 2008ء کو 'یورپ میں قیامِ اقبال کے صد سالہ تقریبات کا ٹرینٹی کالج، کیمبرج میں انعقاد کیا۔ علاوہ ازیں 16۔ جولائی 2018ء کو شیکسپیئر کے پیدائشی مکان پر ایک تقریب میں اقبال کی نظم "شیکسپیئر" کی یادگاری پلیٹ کی تنصیب میں اہم کردار ادا کیا۔

(https:www.allamaiqbal.com/new/obituary_drsaeedakhterdurrani.html)

22۔ یہ مضمون رسالہ "فنون" اقبال نمبر، دسمبر 1977 میں شائع ہوا تھا۔

23۔ ڈاکٹر سعید اختر درانی کے مطابق وحید احمد نے 1998 میں تمام دستاویزات اور خط واپس کر دیا۔

References/Footnotes

1. Iqbal,Kuliat E Iqbal,Isamabad:National Book Foundation.First Edition,1999,P: 454

2. Sir Thomas Arnold (1864-1930) was the teacher of Allama Iqbal and Professor of Philosophy at Govt.College, Lahore.

3. Nancy May Arnold was the daughter of Sir Thomas Arnold and mother of Dr.Lawrence Barfield.

4. Dr Saeed Akhter Durrani, Iqbal Europe Mien, New Delhi: Anjuman Traqqi Urdu Hind, 2004.

5. This German archeological museum contains artifacts from prehistory to the Roman period and from the middle Ages to the Baroque period. It also houses the remains of Augusta, the oldest city in Germany.

6. It was a 16th century castle located in Rickmansworth, Hertfordshire, England. When Catherine of Aragon's marriage to Henry VIII was annulled, she made this castle her home. Now there are some traces of it. Henry VIII's chief minister, Thomas Wolsey, owned .The castle (March 1473-November 1530). Only a few remains remain.

7. Martin Biddle (born 4 June 1937) is a British archaeologist and academic. He is an Emeritus Fellow of Hertford College, Oxford. His work focused on the development of medieval and post-medieval archeology in Britain.

8. Archaeologists into different periods in terms of evolution have divided the evolution of human life. : An important period of this evolutionary journey is called the Neolithic period or the "New Stone Age". This period began at the end of the Stone Age. Beginning with the era. During this period, man had developed agriculture and learned to use polished stone tools, and the beginning of common human settlements begins from this period.

9. Vor-und Frhgeschichte: A German term meaning "pre- and early history.

10. The Castle of Rivoli is located south of the province of Verona, near the Adige River in Italy. The site has been excavated several times to determine its age. The first excavations in 1974 proved that the site was Neolithic. It contains evidence of both the Late and Bronze Age periods. In 1961, Dr. Lawrence Barfield re-examined the archaeological findings from the excavations.

11. The Atacama Desert is a plateau-like desert on the Pacific coast of South America, north of Chile. It has a total area of 41,000-square miles.

12. Droitwich is a town in the Wychown district of North Worcestershire, England, 22 miles south-west of Birmingham and seven miles north-east of Worcester.

13. There is an ancient city located at the northern end of the Gulf of Aqaba, which is surrounded by the hills of Edu, the hills of Edo in the east and the hills of Pal in the west. It is also mentioned in the Bible. This city was excavated in different periods. In 1934. During the excavations, it was theorized that there was a copper refinery here, but later investigations disproved this theory. Dr. Lawrence Barfield also participated in the excavations of the city and made new discoveries.

14. Femon Lake is located in the province of Vicenza in Italy. It covers an area of 68 km. According to . researchers, its age is 35,000-years. Human archeology has been discovered on the shores of this lake, which belong to two different periods. It is said that some of the archaeological remains are related to .the Stone Age while some are related to the Copper Age.

(Lawrence.H.Barfield, Copper Age Pottery from the Riparo Valtenesi Manerba Del Garda, Preistoria Alpina, And Volume: 35, 1999.P:56)

15. Molino Casarotto ; Monte Covolo is an archaeological site in the province of Brescia, Italy. Excavations here have yielded artifacts dating back to 8,000 years BC, including flint and pottery. In addition, an ancient cemetery. Also discovered were human remains and funeral rites.

16. This area stretches along the south-west coast of Lake Garda in Italy. It is the most important archaeological site. Seven Mesolithic, Neolithic, Bronze and Iron Age sites have been found here. An ancient cemetery has also been discovered at Riparo Valtenei in the same place, attributed to Dr. Barfield.

17. https://www.thetimes.co.uk/article/lawrence-barfield-archaeologist-and-historian-xsf2w7q5w3b

18. Dr. Waheed Ahmed has been Professor of History and Director of Quaid-i-Azam Academy.

19. Celia May Hixson: Nancy May Arnold's mother and the wife of Sir Thomas Arnold. She married Thomas Arnold in 1892. She died in 1931 at the age of 79.

20. The British Academy of Social Sciences is a book series that contains scholarly articles on a variety of topics.

21. Renowned scientist, archaeologist and philologist Dr. Saeed Akhtar Durrani (December 8, 1929) did valuable work in the search of antiquities in Iqbal's England and discovered many antiquities, which proved to be a new addition to Iqbal's history.

22. This article was published in the magazine "Funoon" Iqbal No., December 1977.

23.According to Dr. Saeed Akhtar Durrani, Waheed Ahmed returned all documents and letters in .32 1998.

Prof. Martin Biddle, Who's Who 2020. Oxford University Press. 1 December 2019

Yaya Amjad,Tareekj e Pakistan:Qadeem Dour,Lahore: Sang e meel Publications,1989

Lawrence.H.Barfield, Copper Age Pottery from the Riparo Valtenesi Manerba Del Garda, Preistoria Alpina, And Volume: 35, 1999

.Funoon,Dec.Iqbal No.1977.

https://www.allamaiqbal.com/new/obituary_drsaeedakhterdurrani.html